تذکرہ امام اعظم ابوحنیفہ

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ

مؤلف
ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

لابدال

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلی الک اصحابک یا حبیب اللہ

نام	تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ
موضوع	سیرت ومناقب
مؤلف	ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
ضخامت	33صفحات
سن	1443ھ / 2021ء
پیشکش	دارالابدال
	اسلامی جمہوریہ پاکستان

لابدال

تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ

تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ

امام الائمہ ، سراج الامۃ، فقیہ امت، حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ کے اندر اللہ رب العزت نے اتنے وصف جمع کر دیے ہیں کہ ایک ایک وصف پر تفصیلا روشنی ڈالی جائے تو کئی مجلدات مرتب ہو جائیں مگر یہاں آپ کا مختصر تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

نام اور کنیت

آپ کا نام نعمان بن ثابت، کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔

شیخ الاسلام امام احمد بن حجر مکی شافعی فرماتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی نعمان ہے اور اس میں ایک نفیس راز ہے اس لیے کہ نعمان اصل میں وہ خون ہے جس کی وجہ سے بدن کا قوام ہے اور اسی وجہ سے بعضوں نے کہا کہ وہ روح ہے تو امام اعظم ابو حنیفہ کی وجہ سے فقہ کا قوام ہے اور آپ ہی بیان دلائل اور مشکلات فقہ کا منشاء ہیں یا نعمان ایک خوشبودار سرخ گھاس ہے گل لالہ یا رنگ ارغوان ہے تو امام ابو حنیفہ کی خصلتیں اچھی ہوئیں اور آپ غیات کمال کو پہنچے۔[1]

آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے جس کا مطلب ہے صاحب ملت حنیفہ اور اس کا مفہوم ہے

1... الخیرات الحسان، ص43

ادیان باطلہ سے اعراض کر کے دین حق کو اختیار کرنے والا اس معنی کی غرض سے یہ کنیت اختیار کی گئی ہے ورنہ حنیفہ نام کی آپ کی کوئی صاحبزادی نہیں تھی۔[1]

ولادت و نسب

امام اعظم ابو حنیفہ کی ولادت 80ھ کو کوفہ میں ہوئی۔ آپ کا خاندان فارس کا رہنے والا تھا اسماعیل بن حماد سے روایت ہے کہ ہم اہل فارس ہیں اور ہمیشہ سے آزاد ہیں ہمارے خاندان میں کبھی غلامی نہیں آئی۔[2]

ایک روایت کے مطابق آپ کے دادا کا نام قبل از اسلام زوطی تھا اور قبول اسلام کے بعد انہی کا نام نعمان رکھا گیا۔

کتابوں میں آپ کا نام و نسب اس طرح ملتا ہے نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان۔

آپ کے دادا نعمان بن مرزبان کے حضرت علی سے بڑے گہرے مراسم تھے ایک دفعہ نعمان بن مرزبان حضرت علی کے لیے فالودہ لے کر گئے جس کو انہوں نے بے حد پسند فرمایا اور جب ثابت پیدا ہوئے تو نعمان ان کو حضرت علی کی خدمت میں لے کر گئے حضرت علی نے ثابت اور ان کی اولاد کے حق میں دعا فرمائی۔[3]

امام اعظم ابو حنیفہ کی ولادت راجح قول کے مطابق 80ھ میں ہوئی۔[4]

1... تاریخ بغداد 15/ 448

2... الخیرات الحسان، ص42

3... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث 2546

4... الخیرات الحسان، ص43

آپ متوسط قامت، بہت خوبصورت، فصیح الزبان، اکمل الایراد، شیریں بیان اپنے مطلب پر بین الحجۃ تھے۔ آپ کے صاحبزادے فرماتے ہیں آپ طویل القامت، گندمی رنگ، حسین خوبرو باہیبت تھے بے وجہ کلام نہ فرماتے جب کوئی سوال کرتا اس کا جواب دیتے بیکار باتوں میں نہ پڑتے خوبصورت جامہ زیب تھے کپڑے نفیس پہنتے تھے،[1] خوشبو بکثرت استعمال کرتے حتی کہ راستہ میں خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے۔[2]

بشارت نبوی

امام اعظم ابو حنیفہ کے ظہور کے متعلق روایات موجود ہیں ائمہ نے انہیں اپنی کتب میں نقل کیا اور اس سے آپ کے متعلق اعتماد کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے اسی مجلس میں سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس سورۃ کی آیت ﴿وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کی تلاوت فرمائی تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا۔ حضور سے دوسرے کون ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں سکوت فرمایا۔ جب بار بار یہ سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

لوکان الایمان عند الثریا لنا لہ رجال من ھولاء

اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہو گا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو ضرور حاصل کر لیں

1... الخیرات الحسان، ص44

2... الخیرات الحسان، ص120

گے۔ [1]

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے امام جلال الدین سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھاہے کہ ہمارے استاد یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم ابو حنیفہ ہیں کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے زمانہ میں اہل فارس میں سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پاسکا بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا آپ کے تلامذہ کے مقام کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کرسکا۔

امام اعظم کی خصوصیات

امام اعظم کو اللہ تعالیٰ نے وہبی اور کسبی بے شمار خصوصیات سے نوازہ تھا علم وحکمت میں دیکھیے تو وہ ایک بحر ناپیداکنار، زہد و تقوی کے لحاظ سے دیکھیے تو نادر روزگار، فراست و فطانت کے اعتبار سے پرکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے، استنباط مسائل اور فقاہت کے لحاظ سے دیکھیں تو اعمش وسفیان ثوری بھی ان سے مسائل پوچھتے دکھائی دیتے ہیں۔

امام اعظم کو بے شمار ایسے محاسن اور فضائل حاصل تھے جن کی وجہ سے آپ اپنے معاصرین اور بعد کے ائمہ اور مجتہدین سے ممتاز اور فائق تھے ان تمام کا احصاء تو مشکل ہے لیکن بعض درج ذیل ہیں

1۔ امام اعظم خیر والقرون علی الاطلاق، قرن اول میں پیدا ہوئے جس قرن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قرن کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہیں

2۔ آپ نے حضرت انس، عبد اللہ بن ابی اوفی اوور دیگر متعدد صحابہ کرام کی زیارت کی جس

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث 2546

کی وجہ سے آپ تابعی کہلائے۔

3۔ حضرت انس، عبد اللہ بن ابی اوفی، عائشہ بنت حجرد وغیرہ صحابہ کرام سے آپ کو شرف روایت بھی حاصل ہے

4۔ آپ کے اساتذہ و تلامذہ کی تعداد دیگر تمام ائمہ کے اساتذہ و تلامذہ سے زیادہ ہے

5۔ آپ نے سب سے پہلے علم فقہ کو مدون کیا اور ابواب و کتب کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا، چنانچہ موطا میں امام مالک نے آپ کے طرز تدوین کی اتباع کی ہے۔

6۔ آپ کے طریقہ اجتہاد سے تمام ائمہ و مجتہدین نے استفادہ کیا چنانچہ امام شافعی نے فرمایا

الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ

7۔ امام اعظم کا مسلک ان ممالک میں پہنچا جہاں آپ کے مسلک کے سوا اور کوئی مسلک نہیں پہنچا، جیسے ہند، پاکستان، روم، ترکی، ماوراالنہر وغیرہ

8۔ ملا علی قاری کی تصریح کے مطابق اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں 3 / 2 مسلک حنفی کے حاملین ہیں اور باقی 3 / 1 دوسرے ائمہ کے مقلد ہیں

9۔ آپ نے کبھی کسی کا صلہ اور انعام قبول نہیں کیا اپنے ہاتھ کی کمائی سے خود بھی کھاتے اور دوسرے علماء و فقراء پر بھی خرچ کرتے تھے

10۔ زہد و تقوی اور عبادت و ریاضت میں جس قدر آپ کی سعی بلیغ اور جدوجہد کا ثبوت ملتا ہے تاریخ میں کسی اور امام کا اس قدر مجاہدہ نہیں۔ (1)

شروع میں آپ کو تعلیم سے خاص دلچسپی نہیں تھی اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے اسی

1... تذکرۃ المحدثین، ص55

غرض سے ایک دن بازار جارہے تھے کہ راستے میں امام شعبی سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ذہانت اور سعادت کے آثار نمایاں دیکھے تو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ بتایا میں بازار جارہا ہوں۔ پوچھا علماء کی مجلس میں نہیں بیٹھتے؟ جواب دیا نہیں تو امام شعبی نے فرمایا تو علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو کیونکہ میں تمعارے چہرے پر علم و درخشند گی کے آثار دیکھ رہاہوں۔

اس کے بعد آپ علم دین حاصل کرنے میں مشغول ہوگے مختلف علوم وفنون پر کمال حاصل کیا اور اس میں مناظر بھی کرتے رہے لیکن آپ کی زیادہ توجہ فقہ میں تھی اور غورو فکر کرنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ علم فقہ سے بڑھ کر کوئی علم نفع بخش نہیں ہے تو آپ نے حضرت حماد کی شاگردی اختیار کرلی۔ حضرت حماد سے وابستہ ہونے کا اس طرح ذریعہ بنا کہ ایک عورت نے آکر آپ سے مسئلہ پوچھا کہ جو شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہتا ہو وہ کس طرح دے؟ آپ نے فرمایا حماد سے یہ مسئلہ پوچھنا اور جب وہ جواب دیں تو ان کا جواب مجھے بھی بتانا۔ حضرت حماد نے کہا وہ عورت کو اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر اس کو چھوڑ دے اور جب وہ عورت تیسرے حیض کے گزرنے کے بعد غسل کرلے گی تو نکاح کے لیے آزاد ہو گی۔ یہ جواب سن کر امام اعظم نے حضرت حماد کی مجلس درس کو اختیار کرلیا۔ [1]

ابتداء میں آپ نے لوگوں سے کنارہ کش ہوکر گوشہ نشینی کا قصد فرمایا تاکہ لوگوں میں عزت و حشمت پانے سے دل کو پاک و صاف رکھیں اور دن ورات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف

1... اولیارجال الحدیث، ص11

رہیں مگر ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استخوان مبارک کو جمع فرمارہے ہیں اور بعض کو بعض کے مقابلہ میں انتخاب کررہے ہیں اس خواب سے آپ بہت پریشان ہوئے اور امام محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھی توانہوں نے بتایا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث وسنن سے ایسے مسائل کا استخراج اور ایسے امور کی عقدہ کشائی کریں گے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کی ہو گی۔ پھر ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اپنے دل سے گوشہ نشینی کا خیال نکال دو تمعیں میری سنت زندہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ [1]

اساتذہ

فقہ کے ساتھ امام صاحب نے حدیث کی تحصیل بھی جاری رکھی صحابہ کرام اور اس دور کے تابعین کرام علم حدیث میں امام اور حجت تسلیم کیے جاتے تھے ان سب سے علم حدیث کو حاصل کیا۔ مورخین نے آپ کے چار ہزار اساتذہ کا ذکر کیا ہے جن میں کچھ صحابہ کرام بالخصوص حضرت انس، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت عائشہ بنت حجرد اور حضرت عبداللہ بن حارث کا نام سرفہرست ہے۔

بعض علماء کرام نے ان تمام صحابہ کرام کی فہرست مرتب فرمائی ہے جن کی زیارت سے امام صاحب مشرف ہوئے ان سے روایت کی ہو یا نہ کی ہو۔ ان کے اسماء درج ذیل ہے۔

☆حضرت انس بن مالک ☆حضرت اسعد بن سہل حنیف انصاری ☆حضرت بسر بن ارطاۃ ☆حضرت سائب بن یزید کندی ☆حضرت سہل بن سعد ساعدی ☆حضرت صدی بن عجلان

1... کشف المحجوب، ص229

ابو امامہ باہلی ☆ حضرت طارق بن شہاب عجلی کوفی ☆ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ☆ حضرت عبد اللہ بن بسر ☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ ☆ حضرت عبد اللہ بن حارث النوفل ☆ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء ☆ حضرت عتبہ بن ابی سلمی ☆ حضرت عامر بن واثلہ ☆ حضرت ابو الطفیل عمرو بن ابی سلمہ ☆ حضرت عمرو بن حریث قریشی مخزومی ☆ حضرت قبیصہ بن ذویب ☆ حضرت مالک بن حویرث ☆ حضرت محمود بن لبید ☆ حضرت مقدام بن معد یکرب ☆ حضرت مالک بن اوس ☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابہ سے روایت

امام اعظم ابو حنیفہ نے صحابہ کرام کی نہ صرف زیارت کی سعادت حاصل کی بلکہ ان سے سماع حدیث کا بھی شرف حاصل کیا ہے اہل علم نے اپنی کتب میں یا علیحدہ ان احادیث کو جمع کیا ہے جن کا سماع امام صاحب نے براہ راست صحابہ کرام سے کیا تھا انہی میں سے بعض احادیث کو امام جلال الدین سیوطی نے بھی اپنی کتاب تبییض الصحیفہ میں نقل کیا ہے۔ ان میں سے چار احادیث کو انتخاب ہم یہاں پیش کر رہے ہیں

1۔عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم

قاضی ابو یوسف امام اعظم ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

2۔عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الدال علی الخیر کفاعلہ

قاضی ابویوسف امام اعظم ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔

3۔ عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ ان اللہ یحب اغاثۃ اللھفان

قاضی ابویوسف امام اعظم ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند کرتا ہے

4۔عن یحییٰ ابن قاسم عن ابی حنیفۃ سمعت عبداللہ بن ابی اوفی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا و لو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ

یحییٰ بن قاسم ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر سنگ خوار کے گڑھے جتنی بھی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں گھر بنائے گا۔ (1)

استفادہ:

امام اعظم ابو حنیفہ نے فقہ میں سب سے زیادہ استفادہ حضرت حماد سے کیا حضرت حماد کے درس میں آپ کو نمایاں جگہ ملتی تھی اور بہت جلد اپنے استاد محترم کی آنکھوں کا تارہ بن گے تھے کچھ عرصہ بعد آپ کو خیال آیا کہ اپنا الگ حلقہ درس قائم کر لیں اسی اثناء میں حضرت حماد

1... ان چاروں روایات کو امام جلال الدین سیوطی نے تبیض الصحیفہ میں نقل کیا ہے

کو کہیں جانے کا اتفاق ہوا ان کی غیر موجودگی میں آپ نے ساٹھ فتوے جاری کیے بعد میں وہ مسائل جب حضرت حماد پر پیش کیے تو انہوں نے ان میں سے چالیس مسائل سے اتفاق کیا اور باقی بیس مسائل سے اختلاف کیا اس وقت آپ نے قسم کھائی کہ تاحیات حضرت حماد کی مجلس نہیں چھوڑیں گے چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا۔ (1)

تلامذہ:

امام اعظم ابو حنیفہ کے اساتذہ کی تلامذہ کا حلقہ بھی بڑا وسیع ہے چند مشہور تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں

قاضی ابو یوسف، امام محمد بن زحسن شیبانی، حماد بن نعمان، حضرت ابراہیم بن ادہم، حضرت داود طائی، حضرت بشر بن الحارث، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت وکیع بن جراح، حضرت عبد اللہ بن مبارک، حضرت ابو عصمت نوح بن ابراہیم، حضرت یحییٰ بن یمان، حضرت مصعب بن مکدام

کلمات ثناء

امام اعظم ابو حنیفہ کی ذات ایسی بلند ہے کہ ہر دور میں آپ کی تعریف کی گئی اور آپ کے مناقب و سیرت پر چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، البتہ آپ کی حیات اور زمانہ قریب بعد از وفات میں، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین ، اور اولیاء اللہ جن تعریفی کلمات سے یاد کیا ہے وہ لکھنے کے قابل ہیں جن میں سے چند اقوال

1... الخیرات الحسان، ص52

بطور سعادت پیش کیے جاتے ہیں۔

1- حضرت خلف بن ایوب علی الاعلان کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ تک، صحابہ سے تابعین کو، تابعین سے وہ علم امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کو پہنچا حق یہی ہے خواہ اس پر کوئی راضی ہو یا نہ ہو۔[1]

2- محدث ابن عیینہ حضرت عبد اللہ بن مبارک سے نقل کرتے ہیں ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔[2]

3- حضرت مسعر بن کدام فرماتے ہیں کوفہ میں مجھے دو آدمیوں پر رشک آتا ہے ابو حنیفہ پر ان کے فقہ کی وجہ سے اور حسن بن صالح پر ان کے زہد کی وجہ سے۔[3]

4- حضرت اسرائیل فرماتے تھے نعمان اچھے آدمی تھے احکام کے متعلق کسی کو ان سے زیادہ احادیث یاد نہ تھیں نہ ان سے زیادہ کوئی حدیث کی فقہ جاننے والا تھا انہوں نے حضرت حماد سے احادیث یاد کیں، خلفاء اور امراء نے ان کی عزت کی اور جو شخص فقہی مسائل میں ان سے بحث کرتا اس کی جان مصیبت میں آجاتی۔[4]

5- حضرت ابو بکر عیاش فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں تعزیت کے لیے حضرت سفیان

1... الخیرات الحسان، ص68

2... تاریخ بغداد، 15/464

3... تاریخ بغداد، 15/464

4... تاریخ بغداد، 15/464

ثوری کے گھر پہنچا۔ اتنے میں امام اعظم ابو حنیفہ آگے جب امام صاحب آئے تو حضرت سفیان ثوری نے کھڑے ہو کر ان کی تعظیم کی اور اپنی جگہ پر ان کو بٹھایا اور خود سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گے۔ بعد میں میں نے ان سے اس قدر تعظیم کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے وہ علم میں ذی مرتبہ شخص ہیں اگر میں ان کے علم کے لیے نہ اٹھتا تو ان کے سن اور سال کے لیے اٹھتا اور اگر سن اور سال کے لیے نہ اٹھتا تو ان کی فقہ کی وجہ سے اٹھتا اور اگر فقہ کی وجہ سے نہ اٹھتا تو ان کے تقوی کی وجہ سے اٹھتا۔ (1)

6- امام شافعی فرماتے ہیں ایک مرتبہ امام مالک سے کسی نے سوال کیا۔ کیا آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ تو فرمایا ہاں میں نے انہیں ایسا شخص پایا ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہتے تو اپنے علم کے زور پر ایسا کر سکتے تھے۔ (2)

7- محمد بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ کی درسگاہ سے اٹھ کر حضرت سفیان ثوری کی درسگاہ میں گیا تو آپ نے فرمایا اے محمد بن بشیر تو ایسے شخص کی درسگاہ سے آیا ہے کہ آج روئے زمین پر اس سے بڑھا کوئی فقیہ نہیں۔ (3)

8- مسند العراق حافظ علی بن عاصم نے فرمایا اگر تمام ہمعصروں کا علم امام اعظم ابو حنفیہ کے علم سے تولا جائے تو یقیناً امام ابو حنیفہ کا علم بھاری پڑے گا۔ (4)

1... تاریخ بغداد، 15/467

2... تاریخ بغداد15 / 463

3... تاریخ بغداد، 15/471

4... اولیاء رجال الحدیث، ص19، تاریخ بغداد، 15/470

9-حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ مرد فقیہ تھے فقہ میں معروف ، پارسائی میں مشہور ،بڑے دولتمند ، انتہائی سخی ، شب و روز تعلیم و عبادت میں مصروف،رات اچھی گزارنے والے کم سخن لیکن اگر کوئی مسئلہ سامنے آجاتا تو ایسا کلام فرماتے کہ ہدایت کا حق ادا کر دیتے۔[1]

10-ابی جعفر رازی فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑھ کر میں نے نہ تو کسی کو فقیہ پایا اور نہ ہی پرہیز گار۔[2]

11- حضرت عبداللہ بن مبارک ایک دن لوگوں کو حدیث لکھارہے تھے تو فرمایا حدثنی النعمان بن ثابت! کسی نے کہا کون نعمان؟ فرمایا ابو حنیفہ علم کے مغز ہیں تو بعض لوگ لکھنے سے رک گئے تھوڑی دیر حضرت عبداللہ بن مبارک خاموش رہے پھر فرمایا: اے لوگو تم ائمہ کے ساتھ کس قدر بے ادب ہو اور ان سے کس قدر جاہل ہو تم کو علم و علماء سے واقفیت نہیں کوئی شخص امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑھ کر قابل اتباع نہیں وہ امام، متقی، پرہیز گار عالم دین تھے علم کو ایسا کھولتے کہ کسی نے اپنے فہم وذکاء سے ایسا واضح بیان نہ کیا پھر قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک لوگوں کو حدیث بیان نہ کریں گے۔[3]

12- حافظ محمد بن میمون فرماتے ہیں امام صاحب کے زمانہ میں نہ ان سے بڑھ کر کوئی عالم تھا نہ پرہیز گار نہ زاہد نہ عارف نہ فقہیہ اللہ کی قسم مجھے لاکھ اشرفیاں اس قدر نہیں بھاتیں

1... تاریخ بغداد، 15/465

2... تاریخ بغداد،15/465

3... الخیرات الحسان، ص61

جس قدر میں ان سے حدیث سن کر خوش ہوتا ہوں۔[1]

13-حضرت یحییٰ بن معین سے کسی نے پوچھا کیا حضرت سفیان ثوری نے امام اعظم ابو حنیفہ سے حدیث روایت کی ہے فرمایا: ہاں وہ ثقہ تھے فقہ اور حدیث میں صدوق تھے اللہ تعالیٰ کے دین پر مامون تھے۔

ذہانت

امام اعظم ابو حنیفہ بے حد ذہین تھے اپنی ذہانت کے ذریعہ آپ نے بے شمار ایسے مسائل کا حل پیش کر کے لوگوں کی مشکلات کو ختم کیا جن سے ان کے ہم عصر قاصر تھے ان میں سے صرف ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے جو آپ کے درست و باریک بین فتاوی کی جھلک ہے امام ابو یوسف راوی ہیں کہ ایک شخص نے غصہ میں طلاق کی قسم کھا کر اپنی بیوی سے کہا میں اس وقت تک تم سے کلام نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو۔ جواباً بیوی نے بھی قسم کھائی میں بھی تم سے اس وقت تک گفتگو نہ کروں گی جب تک تم مجھ سے بات نہ کروگے۔ اس وقت کے علماء نے فتوی دیا ان میں سے جس نے بھی بات کر لی قسم ٹوٹ جائے گی۔ امام اعظم ابو حنیفہ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اس شخص سے فرمایا جاؤ جا کر اپنی بیوی سے گفتگو کرو کچھ نہیں ہو گا۔ حضرت سفیان ثوری کو آپ کے فتوی کا علم ہوا تو بہت ناراض ہوئے اور کہنے لگے تم حرام کو حلال کرتے ہو۔ امام صاحب نے اپنے جواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خاوند نے قسم کھائی تھی کہ وہ بیوی کے بولنے سے پہلے کلام نہیں کرے گا یہ سن کر اس کی بیوی نے ایسی ہی قسم کھائی اور جب قسم کھائی تو اس نے خاوند سے بات کر لی اور اب جب خاوند نے اس سے

1... الخیرات الحسان، ص67

بات کی تو یہ کلام بیوی کی گفتگو کے بعد ہوا کیونکہ بیوی قسم کھا کر اس سے پہلے بات کر چکی ہے اور جب بیوی بات کرے گی تو وہ بات خاوند کی اس گفتگو کے بعد ہو گئی لہذا دونوں میں سے کسی کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ امام صاحب سے جواب کی یہ تفصیل سن کر حضرت سفیان ثوری کہنے لگے ابو حنیفہ تمعارے لیے علم کے وہ راستے کشادہ کر دیے گئے ہیں جن تک ہماری رسائی نہیں ہوتی۔ [1]

امام شافعی امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے امام صاحب سے بڑھ کر عقل مند نہیں جنا۔

حضرت علی بن عاصم فرماتے ہیں اگر امام اعظم ابو حنیفہ کی عقل روئے زمین پر رہنے والوں کی عقلوں سے تولی جائے تو ضرور امام صاحب کی عقل زیادہ ہو گی۔ [2]

محمد بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ نے کے چلنے پھرنے، کام کاج اور بات چیت اور آنے جانے سے عقل کا پتا چلتا تھا۔ [3]

فراست:

ایک مرتبہ امام صاحب نے اپنے تلامذہ کے بارے ہونے والی چند باتیں ارشاد فرمائی تو وہ اسی طرح ہوئی جس طرح آپ نے فرمایا تھا امام زفر اور حضرت داؤد طائی سے فرمایا تم لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے عبادت کرو گئے امام ابو یوسف سے فرمایا تم دنیا کی طرف مائل ہو جاؤ

1... الخیرات الحسان، ص99

2... تبیض الصحیفہ، ص53

3... اولیا رجال الحدیث، ص14

گئے پھر ایک دفعہ فرمایا تم قضاء کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گئے ایسا ہی ہوا حضرت داؤد طائی نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور امام ابو یوسف نے قضاء (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول کر لیا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا کہ میرے باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا میری والدہ نے مجھے دھوبی کے پاس اجرت پر کام کرنے کے لیے بھیج دیا میں وہاں کچھ عرصہ کام کرتا رہا ایک دن امام صاحب کے حلقہ علم میں بیٹھ گیا مجھے ان کی باتیں اچھی لگیں تو میں روزانہ وہاں حاضر ہوتا میری والدہ کو پتا چلتا تو وہ مجھے وہاں سے اٹھا کر دھوبی کے پاس چھوڑ آتی مگر میں چھپ چھپ کر حاضر ہوتا رہتا جب معاملہ بڑھ گیا تو میری والدہ نے امام صاحب سے کہا یہ بچہ یتیم ہے میں سارا دن سوت کاتتی ہوں اور اسے دھوبی کے پاس بھیجتی ہوں تاکہ کچھ پیسے لائے اُس سے اِس کی پرورش ہو اور یہ بڑا ہو جائے مگر آپ نے اس بچے کو بگاڑ دیا ہے یہ سارا دن یہاں آپ کے پاس بیٹھا رہتا ہے یہ سن کر امام صاحب نے فرمایا اے خوش بخت اپنے بچے کو علم دین حاصل کرنے دے وہ دن دور نہیں جب یہ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا۔ تو میری والدہ نے کہا لگتا ہے بڑھاپے کی وجہ سے آپ کا دماغ چل گیا ہے ہم جیسے غریب لوگ دیسی گھی اور باداموں کا حلوہ اور فالودہ کیسے کھا سکتے ہیں یہ کہہ کر میری والدہ گھر چلی آئی پھر وہ وقت آیا کہ میں عہدہ قضاء پر فائز ہو گیا بادشاہ ہارون رشید اکثر میری دعوت کرتا ایک دفعہ کھانے کی دعوت پر بڑا پُر تکلف انتظام کروایا بادشاہ نے میری طرف باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ بڑھاتے ہوئے کہا کھایئے ایسا حلوہ اور فالودہ تیار کروانا ہمارے لیے آسان نہیں ہے یہ سن کر میں ہنسنے لگا تو بادشاہ نے متعجب ہو کر وجہ پوچھی تو میں نے ساری بات سنا دی یہ سن کر

بادشاہ ہارون رشید کہنے لگا اللہ تعالیٰ امام اعظم ابو حنیفہ پر اپنی کڑوڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے جس چیز کو ان کی سر کی آنکھ نہ دیکھ سکتی تھی اسے اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھ لیا کرتے تھے۔ (1)

سیرت و کردار

امام اعظم ابو حنیفہ ابو حنیفہ جس طرح علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اا سی طرح سیرت و کردار میں بلند مقام پر فائز تھے ایک دفعہ بادشاہ ہارون رشید نے امام ابو یوسف سے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کے اوصاف بیان کیجیے۔ فرمایا: امام صاحب محارم سے شدید اجتناب کرتے تھے بلا علم دین میں کوئی بات کہنے سے سخت ڈرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں انتہائی مجاہدہ کرتے تھے اہل دنیا کے منہ پر کبھی ان کی تعریف نہیں کرتے تھے اتنے عظیم علم کے باوجود بے حد سادہ اور منکسر المزاج تھے جب ان سے کوئی سوال پوچھا جاتا تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرتے اور اگر اس کی نظیر قرآن و حدیث میں نہ ملتی تو پھر قیاس کرتے نہ کسی شخص سے طمع کرتے اور نہ بھلائی کے سوا کبھی کسی کا تذکرہ کرتے۔ ہارون رشید سنتے ہی کہنے لگا صالحین کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں پھر اس نے کاتب کو ان اوصاف کو لکھنے کا حکم دیا اور اپنے بیٹے سے کہا ان اوصاف کو یاد کرلو۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ اگر کسی کو کچھ عطا فرماتے اور وہ اس پر ان کا ممنون ہوتا تو آپ کو بے حد افسوس ہوتا اور فرماتے شکر کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کا دیا ہوا مال میں نے تم تک پہنچایا ہے۔ (2)

1... عیون الحکایات، 131/2

2... الخیرات الحسان، ص80

امام اعظم ابو حنیفہ بیس سال تک امام ابو یوسف اور ان کے اہل و عیال کی کفالت فرماتے رہے امام صاحب محتاجوں کی شادی کرواتے اور انہیں خرچ کے لیے رقم عطا کرتے ہر ایک کے پاس اس کے مرتبہ کے لائق تحفے بھیجتے آپ نے اپنے ایک شاگرد کو پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو اس کو فرمایا یہیں بیٹھے رہو جب سب لوگ رخصت ہو گے تو اس کو فرمایا جو کچھ جائے نماز کے نیچے ہے لے لو اور اپنے کپڑے بنوالو وہ ہزار درہم تھے آپ سے اگر کوئی اپنی حاجت بیان کرتا تو آپ اسے ضرور پورا فرمادیتے۔ [1]

شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں امام صاحب کے ساتھ بازار جارہا تھا راستہ میں ایک شخص آپ کو دیکھ کر چھپ گیا آپ نے اس کو بلاکر چھپنے کی وجہ پوچھی اس نے بتایا میں نے آپ کے دس ہزار درہم دینے ہیں کافی عرصہ گزر گیا لیکن میں تنگ دستی کی وجہ سے نہیں دے سکا اس لیے شرم کی وجہ سے آپ کو دیکھ کر چھپ گیا تھا اس کی یہ گفتگو سن کر آپ پر بڑا گہرا اثر پڑا اور فرمایا جاو میں خدا کو گواہ کر کے تمعارا سارا قرضہ معاف کرتا ہوں۔ [2]

امام رازی لکھتے ہیں ایک دفعہ امام اعظم ابو حنیفہ کہیں جارہے تھے راستے میں کیچڑ تھی ایک جگہ آپ کے پاؤں کی ٹھوکر سے کیچڑ اٹھ اٹھ کر کسی کی دیوار پر جالگی آپ پریشان ہو گے کہ اگر کیچڑ اکھاڑ کر دیوار صاف کی جائے تو دیوار کی مٹی بھی اتر آئے گی اور اگر یوہیں چھوڑ دیا جائے تو ایک شخص کی دیوار خراب ہوتی ہے اسی پریشانی میں تھے کہ صاحب خانہ باہر آیا اتفاق سے وہ شخص یہودی تھا اور آپ کا مقروض تھا آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ قرض مانگنے آئے ہیں

1... الخیرات الحسان، ص78

2... الخیرات الحسان، ص80

پریشان ہو کر عذر پیش کرنے لگا آپ نے فرمایا قرض کو چھوڑو میں تو اس خلجان میں ہوں کہ تمعاری دیوار کو صاف کیسے کروں؟ کیچڑ خرچوں تو خطرہ ہے دیوار سے کچھ مٹی بھی اتر آئے گی اور اگر یوہیں رہنے دوں تو تمعاری دیوار گندی ہوتی ہے یہ بات سن کر یہودی بے ساختہ کہنے لگا حضور دیوار کو بعد میں صاف کیجیئے گا پہلے کلمہ پڑھا کر میرا دل پاک کر دیں۔ [1]

زہد و تقوی

امام اعظم ابو حنیفہ زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ تھے حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں جب کوفہ پہنچا تو لوگوں سے پوچھا یہاں سب سے بڑا زاہد کون شخص ہے تو لوگوں نے کہا امام اعظم ابو حنیفہ۔ [2]

حضرت مکی بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے کوفہ میں امام صاحب سے بڑھ کر کسی کو پرہیز گار نہیں دیکھا۔ [3]

حضرت حسن بن صالح کا کہنا ہے امام صاحب بہت بڑے پرہیز گار تھے حرام سے ڈرتے تھے صرف شبہ کی وجہ سے بہت حلال کو بھی چھوڑ دیتے تھے میں نے کسی فقیہ کو آپ سے زیادہ اپنی جان اور علم کا بچانے والا نہ دیکھا اور تادم مرگ آپ نے اسی پرہیز گاری اور کوشش کے ساتھ زندگی بسر کی۔

امام اعظم ابو حنیفہ نے اپنے شریک تجارت کے پاس کپڑا بھیجا جس میں ایک تھان عیب

1... تفسیر کبیر، 204/1

2... تاریخ بغداد، 489/15

3... تاریخ بغداد 489/15

دار تھا اس کو کہا جب یہ تھان بیچیں تو عیب بیان کر دیں مگر وہ عیب بیان کرنا بھول گے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے جب امام صاحب کو علم ہوا تو آپ نے پوری قیمت صدقہ فرمادی جو بیس ہزار درہم تھے اور اپنے شریک سے جدا ہو گے۔[1]

ایک دفعہ کوفہ میں ایک بکری چوری ہو گی جب آپ کو پتا لگا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ بکری کی عمر کتنی ہوتی ہے لوگوں نے کہا تقریباسات سال تو آپ نے سات سال تک کسی بکری کا گوشت نہ کھایا کہ کہیں چوری شدہ بکری کا گوشت نہ ہو۔[2]

منقول ہے کہ خلیفہ وقت (ابو جعفر منصور) نے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت ابن ابی ذئب کی طرف مال بھیجا تو حضرت ابن بی ذئب نے فرمایا میں خلیفہ کے لیے تو اس مال پر راضی نہیں اپنے لیے کیسے راضی ہو جاؤں؟ اور امام اعظم نے فرمایا اگر مجھے مارا جائے کہ ان میں سے صرف ایک درہم کو ہاتھ لگا دوں پھر بھی میں اسے نہ چھوؤں گا۔

قیام حق کے لیے کوششیں

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ جب کوئی برائی دیکھتے تو آپ کی نرمی سختی میں بدل جاتی آنکھیں سرخ ہو کر چڑھ جاتیں، رگیں پھول جاتیں اور جب کوئی خلاف شرع کام دیکھتے تو اس کا قلع قمع کر دیتے ایک دن ایک شخص کے کچھ آلات لہو و لعب دیکھے تو اس سے لے لیے اس نے انجانے میں زور دار ضرب لگائی اس کے باوجود آپ نے ان آلات کو توڑ دیا اور گھر لوٹ

1... الخیرات الحسان، ص82

2... الخیرات الحسان، ص84

آئے اور اس شدت ضرب کی وجہ سے دو ماہ گھر میں تنہا رہے۔[1]

عفوو در گزر

ایک دفعہ کسی حاسد نے غلط فہمی میں آپ کے چہرہ مبارک پر تھپڑ مار دیا مگر آپ نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بھائی جان میں بھی تمعارے تھپڑ مار سکتا ہوں مگر ماروں گا نہیں تمعارے خلاف عدالت میں دعوی بھی دائر کر سکتا ہوں مگر کروں گا نہیں اور بروز قیامت اس ظلم کا بدلہ حاصل کر سکتا ہوں مگر وہ بھی نہیں کروں گا اگر اللہ تعالیٰ نے بروز قیامت مجھ پر خصوصی کرم فرمایا اور میری سفارش آپ کے حق میں قبول فرمالی تو میں آپ کے بغیر جنت میں قدم نہ رکھوں گا۔

خوف خدا

امام اعظم ابو حنیفہ دوسری بہت سی خوبیوں کے ساتھ خوف خدا کے بھی حامل تھے چنانچہ حضرت مسعر بن کدام فرماتے ہیں ایک روز ہم امام صاحب کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امام صاحب کا پاؤں مبارک ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا تو لڑکے کی چینخ نکل گئ اور اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا یا شیخ کیا آپ قیامت کے روز لیے جانے والے انتقام خداوندی سے نہیں ڈرتے ؟ یہ سنتے ہی امام صاحب پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے جب کچھ دیر بعد ہوش آیا تو میں نے عرض کی ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبر اگئے ؟ فرمایا کیا معلوم اس کی آواز غیبی ہدایت ہو۔[2]

1... الروض الفائق، ص331

2... الخیرات الحسان، ص76

ایک بار امام اعظم ابو حنیفہ کے ایک حاسد نے سخت بُرا بھلا کہا، گندی گالیاں دیں اور گمراہ بلکہ زندیق (بے دین) تک کہہ دیا اس پر سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جو میرے بارے میں کہہ رہے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ کا دل بھر آیا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے معافی عطا فرمائے گا مجھے عذاب کا خوف رلاتا ہے عذاب کا تصور آتے ہی گریہ پڑ گیا اور روتے روتے زمین پر تشریف لے آئے جب ہوش آیا تو دعا فرمائی یا اللہ جس نے میری برائی بیان کی اس معاف فرمادے وہ شخص آپ کے یہ اخلاق کریمہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور معافی مانگنے لگا۔ آپ نے فرمایا جس نے لاعلمی کے سبب میرے بارے کچھ کہا اس کو معافی ہے ہاں جو اہل علم ہونے کے باوجود میرے طرف غلط عیوب منسوب کرتا ہے وہ قصوروار ہے کیونکہ علماء کی غیبت کرنا ان کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

حضرت قاسم بن معن فرماتے ہیں ایک بار امام اعظم ابو حنیفہ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی

﴿ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ ﴾

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی۔[1]

اور طلوع فجر تک یہی آیت دہراتے رہے اور گریہ زاری کرتے رہے۔

منقول ہے کہ ایک رات آپ نے مسجد میں کسی قاری کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا

﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ ﴾

1...سورہ قمر، 54

ترجمہ کنزالایمان: جب زمین تھر تھرا دی جائے جیسا اس کا تھر تھرانا ٹھہرا ہے۔[1]
تو شدت خوف سے فجر تک اپنی داڑھی ہاتھ میں پکڑے یہی کہتے رہے ہمیں ذرہ بھر گناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔

عبادات

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ جس طرح علم و عمل، زہد و تقوی، خوف خدا، پرہیز گاری اور دیگر اخلاق ارفع کے حامل تھے اسی طرح عبادات میں بھی منفرد مقام کی شخصیت تھے آپ کی عبادت و ریاضت کی جو کوششیں علماء کرام نے بیان کی ہیں انہیں دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ ایک انسان درس و تدرس م فتوی نویسی اور دیگر مشغولیات کے باوجود اتنی کثرت سے عبادت کرتا تھا اسے ہم امام صاحب کی کرامت کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ کثرت سے نوافل پڑھنے والے اور بامروت تھے۔[2]

حضرت یحیٰی بن نصر فرماتے ہیں کہ میں نے امام صاحب کو دیکھا کہ ماہ رمضان میں 60 بار قرآن پاک ختم فرماتے کہ روزانہ دن ورات میں ایک ایک بار پورے قرآن کی تلاوت کرتے۔[3]
حضرت حماد بن ابی سلمان فرماتے ہیں امام صاحب ساری رات بیدار رہ کر گزارتے۔[4]

حضرت ابو جویریہ فرماتے ہیں میں حضرت حماد بن سلمان، حضرت علقمہ بن مرثد،

1... سورہ الزلزال، آیت 1

2... الروض الفائق، ص326

3... تاریخ بغداد، 15/488

4... الروض الفائق، ص326

حضرت محارب بن دثار، حضرت عون بن عبد اللہ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی صحبت میں رہا مگر امام صاحب سے بڑھ کر کسی کو شب بیدار نہیں دیکھا میں آپ کی صحبت میں چھ ماہ رہا مگر کسی رات آپ کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (1)

تواتر کے ساتھ یہ بات مشہور ہے کہ آپ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے رہے آپ کی شب بیداری کا یہ سبب بنا کہ ایک دفعہ کہیں سے گزر رہے تھے کہ کسی کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے سنا کہ ابو حنیفہ ساری رات بیدار رہ کر عبادت کرتے ہیں اس کے بعد آپ ساری رات عبادت میں بسر کرنے لگے اور فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ اس عبادت کے ساتھ میری تعریف کی جائے جو میں نہیں کرتا۔ (2)

حضرت سیدنا مسعر بن کدام فرماتے ہیں میں امام اعظم ابو حنیفہ کے اجتماع میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو نماز فجر میں پایا پھر آپ نماز ظہر تک محفل علم میں تشریف فرما رہے، پھر نماز ظہر سے عصر تک، عصر سے مغرب تک، مغرب سے عشاء تک میں نے دل میں کہا اس شخص کی مصروفیت یہ ہے تو عبادت کے لیے کب فارغ ہوتا ہو گا؟ آج رات میں ضرور دیکھ بال کروں گا چنانچہ میں نے نگرانی شروع کر دی سب لوگ رخصت ہو گے تو آپ مسجد تشریف لے گے اور طلوع فجر تک نماز ادا کرتے رہے پھر گھر تشریف لائے کپڑے پہن کر مسجد کی طرف چل دیئے دوسرے دن اور رات بھی آپ کا یہی معمول رہا میں نے تہیہ کر لیا کہ آپ ہی کی صحبت میں رہوں گا یہاں تک کہ میں مر جاؤں یا آپ کا انتقال ہو جائے چنانچہ حضرت مسعر بن کدام

1... التذکرۃ الحمدونیۃ، 1/54

2... الخیرات الحسان، ص69

کا انتقال امام صاحب کی مسجد میں حالت سجدہ میں ہوا۔[1]

حضرت فضل بن وکیل کہتے ہیں کہ میں نے تابعین میں امام صاحب کی طرح کسی کو شدت خشوع سے نماز پڑھتے نہیں دیکھا دعا مانگتے وقت خوف خداوندی سے آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا اور کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا بدن کسی سال خوردہ مشک کی طرح مرجھایا ہوا معلوم ہوتا تھا۔[2]

امام ذہبی فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ کا رات کو نماز تہجد کے لیے کھڑا ہونا اور عبادت کرنا آپ سے بتواتر ثابت ہے تیس سال تک رات بھر عبادت کرتے اور ایک رکعت میں ایک ختم قرآن شریف کرتے آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور رات بھر قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ رات کو خوف الٰہی سے اس قدر روتے کہ ہمسائیوں کو آپ پر ترس آنے لگتا اور جس جگہ آپ نے وفات پائی وہاں سات ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کیا۔[3]

حضرت عبد اللہ بن مبارک کے سامنے کسی نے امام اعظم ابو حنیفہ کی غیبت کی تو آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو ایسے شخص کی غیبت کرتا ہے جس نے پینتالیس سال تک ایک وضو سے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور ایک رکعت میں قرآن ختم فرماتے تھے جو کچھ مجھے فقہ کا علم ہے وہ سب میں نے ان سے حاصل کیا ہے۔[4]

1... الخیرات الحسان، ص70

2... الخیرات الحسان، ص71

3... الخیرات الحسان، ص69

4... الخیرات الحسان، ص69

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی ام ولد فرماتی ہیں میں جب سے آپ کو جانتی ہوں آپ نے کبھی رات کو بستر نہ بچھایا گرمیوں میں ظہر اور عصر کے درمیان اور سردیوں میں اول شب کو تھوڑا سا سو لیتے تھے۔[1]

آپ نے پچپن بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

وفات

عباسی خلیفہ منصور نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو اپنی مملکت میں چیف جسٹس کے عہدہ کی پیشکش کی مگر آپ نے انکار کر دیا خلیفہ منصور نے اسے اپنی توہین سمجھتے ہوئے آپ کو جیل بھیجوا دیا اور روزانہ آپ کے سر مبارک پر دس کوڑے مارے جاتے جس سے خون بہہ کر ٹخنوں تک آجاتا اسی طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ جج بننے کے لیے حامی بھر لیں مگر آپ نے اس حکومتی عہدہ کو قبول نہ کیا اسی طرح آپ کو یومیہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے جب آپ کسی طرح بھی یہ عہدہ قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے تو خلیفہ منصور نے دھوکے سے زہر کا پیالہ پیش کیا آپ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گے اور پینے سے انکار کر دیا آپ لو لٹا کر زبردستی زہر آپ کے حلق میں اتار دیا گیا زہر نے جب اپنا اثر دیکھانا شروع کیا تو آپ بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوگے اور سجدہ ہی کی حالت میں 150ھ میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا اس وقت آپ کی عمر 70 برس تھی آپ کی نماز جنازہ حضرت حسن بن عمار نے بہت بڑی جماعت کے ساتھ پڑھائی۔[2]

امام اعظم کو بخش دیا گیا

1... الخیرات الحسان، ص71

2... الخیرات الحسان، ص132

حضرت جعفر بن حسن فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا مجھے بخش دیا گیا۔[1]

حضرت صدقہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے فرماتے ہیں جب امام صاحب کا انتقال ہوا اور آپ کو خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا تو میں نے تین رات مسلسل یہ آواز سنی

فقہیہ چلا گیا اب تمعارے پاس ایسا کوئی فقہیہ نہیں لہذا اللہ سے ڈرو اور امام اعظم کے بہترین جانشین بنو

امام اعظم نعمان بن ثابت کا انتقال ہو گیا اب کون ہے جو ان کے بعد تاریک راتوں میں بیدار رہے۔[2]

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پوچھا حضور میں آپ کو روز قیامت کہاں تلاش کروں تو فرمایا عَلم ابو حنیفہ کے نزدیک۔[3]

مزار امام اعظم کی برکتیں

شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر مکی شافعی الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں ہمیشہ سے علماء اور اہل حاجت کا طریقہ رہا ہے کہ وہ آپ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں اور اس کے وسیلے سے قضاء حاجت چاہتے اور اس ذریعہ سے کامیابی کا اعتقاد رکھتے اور منہ مانگی مراد پاتے ہیں۔[4]

1... مناقب للموفق، 186/2

2... الخیرات الحسان، ص135

3... کشف المحجوب، ص233

4... الخیرات الحسان، ص135

امام شافعی فرماتے ہیں میں امام اعظم ابو حنیفہ سے برکت حاصل کرتا اور ان کی قبر کی زیارت کرتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں تو فوراً حاجت روائی ہوتی ہے۔[1]

1... الخیرات الحسان، ص136

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی کی تصانیف و تالیفات

1. الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ
2. برصغیر کے علماء اہلسنت کی خدمات احادیث
3. احیاء حدیث، وقت کا تقاضہ
4. احیاء مخطوطات، وقت کا تقاضہ
5. القول العالیہ فی ذکر المعاویہ
6. مکالمہ بین الوہابی والسنی
7. کلام مبین علی مسئلہ تکفیر و متکلمین
8. اسلام میں علماء کا مقام
9. گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط
10. امام اعظم ابو حنیفہ جامع الصفات شخصیت
11. تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ
12. میں نے درس نظامی کیوں کی؟
13. پاک و ہند کے مفسرین اہل سنت اور ان کی تفسیریں
14. ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ
15. فیس بک کا استعمال مقاصد اور احتیاطیں
16. امام احمد رضا خان، میری نظر میں
17. مقالات و مضامین
18. فضائل آفات
19. فضائل مسواک
20. مولد الرسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم
21. مولد النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم
22. لاحاصل (شعری مجموعہ)